کی چہ گویم باتو گرآئی چہ در قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

(پیشگی چار روپے) — ضمیمہ درس قرآن شریف معہ

جلد ۹ — مورخہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۲۷؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ دسمبر ۱۹۰۹؁ء مطابق ۱۶ مگھر سمت ۶۶ ب — نمبر ۶

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

آریوں کا شور و شر

لاہور کے اخبار ہنٹر نامی نے سری کرشن مہاراج کے متعلق کچھ سخت الفاظ لکھتے ہیں جس پر آریہ اخباروں نے بڑا شور کیا اور واویلا مچایا کہ مسلمان اخبار ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیتے ہیں اور ان کی ہتک کرتے ہیں اخبار ہنٹر کے برخلاف پہلے لاہور میں بھی ایک جلسہ کیا گیا تہا اور اب سنا گیا ہے کہ ہوشیارپور میں بھی ایک جلسہ کیا گیا اور ناراضگی کے ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں نہ صرف ہنٹر بلکہ بدر کو بھی اس کے ساتھ ملایا گیا ہے اس معاملہ میں آریوں کو دہوکہ ہوا ہے یا انہوں نے دیدہ و دانستہ پبلک کو دہوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ آریہ مہاشے جو ہمارے سلسلہ کے حالات سے کچھ بھی آگاہی رکھتے ہیں وہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ احمدی قوم سری کرشن کو بلکہ راجہ رامچندر کو بھی ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور انہیں اپنے وقت کا مقدس ریفارمر مانتی ہے اور ان کا نام ہمیشہ تعظیم سے لیتی ہے اس واسطے یہ کبھی ممکن نہیں کہ کسی احمدی کی قلم یا زبان سے کوئی کلمہ ان بزرگوں کے حق میں ہتک آمیز نکلے۔ ہاں ہنٹر کے مضمون کے ہم ذمہ دار نہیں لیکن اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جب آریہ اخبار اور آریہ لیکچرار ہتانت بے باکی کے ساتھ اسلامی بزرگوں کے حق میں منہ پہٹ کہنے سے باز نہیں آتے اور متواتر مضامین مسلمانوں کے دلوں کو سخت دکھ پہنچانے والے لکھتے رہتے ہیں تو ایک ہنٹر کی بات ہے وہ کیوں ایسے سٹ پٹائے یہ تو گنبد کی صدا ہے ہم جانتے ہیں کہ آریہ صاحبان کو شور مچانے اور جلسے کرنے اور ریزولیوشن پاس کرنے اور تاریں دینے کی بہت مشق ہو گئی ہے اور وہ مسلمانوں کو اب دیکھ نہیں سکتے۔ اور یہی سبب ہے کہ مسلمانوں کی دل آزاری میں ہمیشہ پہل ان کی طرف سے ہوتی رہی ہے اگر پرانے ساتن شریف ہندوؤں کی طرح وہ مسلمانوں کے بزرگوں کا نام عزت سے لیا کرتے۔ تو آج ان کو ایسے الفاظ کیوں سننے پڑتے۔ مثل مشہور ہے کہ تنگ آمد بجنگ آمد۔ جب آریوں کے بہت سے اخبار آئے دن اس گندے طریق کو اختیار کر رہے ہیں تو ایک ہنٹر سے وہ ایسے از خود رفتہ کیوں ہو گئے۔ بدر کا طرز نہیں کہ آریوں کو ترکی بترکی جواب دے۔ ممکن ہے کہ آریوں کی بدزبانیوں سے دکھ اٹھا کر کسی نامہ نگار کا کوئی مضمون سختی کی حد تک کو پہونچ گیا ہو مگر پھر بھی آریوں سے بدرجہا کم رہا ہو گا۔ ہم تو بارہا آریوں کی خدمت میں یہ مسئلہ پیش کر چکے ہیں۔ کہ تم صرف ہمارے بزرگوں کے حق میں دشنام دہی سے باز آجاؤ اور ان کی ایسی تعظیم اور ادب کرو۔ جیسے کہ ہم آپکے بزرگان کی کرتے ہیں بس اتنے میں سارا فساد رفع ہو جاتا ہے مگر فساد تو تب رفع ہو جب آریہ صاحبان کو صرف مذہب ہی مد نظر ہو وہاں تو پولٹیکل کیڑے سر کھجلا رہے ہیں مسلمان تو گویا دشمن سمجھا جاتا ہے اور ان کی شکل سے بیزاری ہو رہی ہے۔ خیر ہم تو صبر کے ساتھ خدا کی باتوں کا انتظار کر رہے ہیں اگر خدا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ ضرور ہے تو بہت عرصہ نہ گذریگا جب یہ کہ شور و شر مٹ جائیگا اور آریہ مذہب صرف گذشتہ تاریخ زمانہ کا بوسیدہ ورق ہو گا اور بس۔

النبی الموعود

۳۱۶ صفحہ کی کتاب ہے۔ جلی قلم۔ خوشخط۔ کاغذ عمدہ مصنفہ منشی محمد امیر الدین خان صاحب وکیل عدالت ریاست بیکانیر۔ اس میں آفرینش عالم۔ تخلیق آدم۔ جنت و اولاد آدم و حضرت اسمٰعیل و ہاجرہ بنا کعبہ۔ حجر اسود۔ بت پرستی و مذاہب اہل عرب و بشارات و نسب نامہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ایام ولادت سے وفات تک آپکے حالات و واقعات و غزوات و اشاعت اسلام کا ذکر کیا گیا ہے۔

تین باتیں قابل تعریف ہیں ایک تو بائیبل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ معہ تفسیر درج کی ہیں۔ دوم۔ ابطال شرک و بت پرستی اور ہستی باری تعالیٰ پر قرآن مجید کی تمام آیات کو جمع کیا۔ سوم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح بیان کرتے ہوئے جب کسی غزوہ کا حال لکھا ہے۔ تو ساتھ عہد عتیق یا جدید سے کسی پیشگوئی کا حوالہ دیا ہے جس کے مطابق وہ جنگ ہوئی۔ نقشہ جات ہر ایک تاریخی واقعہ کے لئے قرآن مجید کی آیت بطور گواہ لکھی ہے نقص یہ ہے کہ آیات غلط چھپی ہیں۔ قیمت مجلد ؏

اکبر

اکبر۔ ناول کے پیرایہ میں منشی محمد دین صاحب فوق اڈیٹر کشمیری میگزین لاہور نے اکبر کے پولٹیکل حالات کو دکھایا ہے۔ اس میں اکبر کے مذہب اور اس کے طرز حکومت کو خوب کھول دیا ہے۔ ۱۵۶ صفحے کی کتاب ہے۔ قیمت عصر

گنجینہ حقیقت اسلام

یہ کتاب صوفی غلام حیدر صاحب سابق ہیڈ ماسٹر حال وارد رام نگر ضلع گوجرانوالہ نے لکھی ہے اس میں بقول مصنف اسلام کی صداقتوں اور معارف کا پر حکمت فلسفہ عقلی اور قدرتی نقشہ میں حسب مذاق زمانہ دکھایا گیا ہے۔ میں نے اس کتاب پر مفصل ریویو لکھا ہے چونکہ وہ لمبا ہو گیا ہے اور اخبار میں فی الحال گنجائش نہیں اس لئے یہ چند سطور بطور رسید لکھدی ہیں۔ حجم ۲۶۴ صفحہ۔ عمدہ و خوشخط چھپوائی گئی ہے۔ قیمت صرف عمر۔

ترقی۔ مکرمی جناب میاں غلام رسول خان صاحب تیم احمدی انسپکٹر پولیس اپنے درجہ میں مستقل ہو کر ضلع منٹگمری میں تبدیل ہوئے

(کتبہ عاجز محمد حسین)

(بدر پریس قادیان میں پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

متعہ ایک شیعہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے متعہ کے متعلق استفسار کیا تھا۔ جس کا جواب حضرت نے مفصلہ ذیل تحریر فرمایا ہے

آج کل کسی کو خصوصیت سے مخاطب بنانا مناسب نہیں بلکہ عام خطاب میں بھی لوگ خصوصیت کا خیال پیدا کر کے شفیق ناصح کی نصیحت سے مستفید نہیں مگر کچھہ آپ کی خاطر و مدارات کچھہ یہ خیال کہ اخبارات میں یہ مضمون دیدیا تو کوئی نہ کوئی نفع اٹھائیگا۔ عزیز من! امراء کے لئے آجکل کوئی شریعت نہیں رہی اور نیز ان پر کوئی شرع کا حاکم نہیں رہا۔ عام علماء گویا ان کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ جو روایت چاہیں ان سے لے لیں۔ ہاں جن سے ان کی دنیوی امید و بیم وابستہ ہے وہ ان کی حکومت کے حاکم ہیں۔

عزیز من! میرا اعتقاد ہے۔ اور میرا پختہ یقین ہے کہ عقل صریح جس کے ساتھہ وہم نہ ہو اور نقل صحیح بشرطیکہ وہ نقل اسلامی نقل ہو اور شارع اسلام سے ہو۔ انہیں باہم تعارض اور تضاد ہرگز نہیں ہوتا۔ بلکہ نہیں ہوسکتا۔

عزیز من! انبیاء و رسل علیہم الصلاۃ والسلام والبرکات کے حالات پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی طرف سے کوئی امر اور نہی پیش نہیں فرماتے لوگ کفر کرتے شرک کرتے۔ شراب پیتے لوٹتے کسی کو تازیانہ بعثت اوامر و نواہی کے رنگ میں مکلف نہیں فرماتے جب تک کہ کوئی حکم تبلیغ ان کے نام بخصوصیت ثابت و نابت نہ ہو۔ مکہ میں شرک ہوتا تھا۔ مگر جب تک یا ایھا المدثر قم فانذر نازل نہ ہوا۔ آپ نے کسی کو نہ روکا۔ پھر وہ لوگ شراب پیتے تھے جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور حجاب الٰہی سے حکم آیا۔ منع فرمایا۔ حجاب ازواج کے لئے بعض اصحاب نے بار بار عرض کیا مگر تا صدور حکم الٰہی حجاب کا حکم نہ دیا بلکہ یہ مقصد ...

جماعت بلا اجازت دعا بھی کرے تو ان کو مشکلات پیش آجاتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا پر جو ارشاد الٰہی ہوا اس کلام پاک سے ظاہر ہے لا تسئلن ما لیس لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاھلین

یہ مقام غور ہے پھر اگر ان کے زمانے میں کسی نے متعہ کیا تو کیا اگر کسی نے عرض کیا کہ کیا اب مجھے اجازت ہے تو جب تک حکم الٰہی نہ آیا اجازت و رخصت فرمادی۔ تو کیا

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ جب کوئی چیز ثابت و موجود ہوتی ہے تو اس کے لوازم بھی ساتھہ ساتھہ ہی ہوتے ہیں۔ سورج طلوع ہوا تو نہار کا وجود ضروری ہوا۔ کوئی عقلمند آدمی غور کرے۔ یہ کنچنیاں محب اہل بیت اور ان کے کنجر دنیا میں کس طرح پیدا ہوئے۔ متعہ کی مثبت جب بولتے اور لکھتے ہیں غلطی اور ناعاقبت اندیشی کا ارتکاب ضرور کرتے ہیں۔

مثلاً آپ کی تحریر میں بھی غلطی ہے کہ بدر غزوہ میں اس کی اجازت ہوئی حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

متعۃ النساء کی تردید - قرآن کریم سے - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

والذین ھم لفروجھم حٰفظون الا علیٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین۔ فمن ابتغیٰ وراء ذٰلک فاولٰئک ھم العادون

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ازواج اور ما ملکت ایمان کے سوا جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت نہیں کرتے وہ حد سے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو اس حد بندی کے اندر رہتے ہیں وہی مظفر و منصور ہو چکے دیکھو سورۃ المومنون پارہ ۱۸ کا ابتداء۔ اور سورہ معارج میں اسی بات کو مکرر بیان کر کے کہ شرم گاہوں کو محفوظ رکھنے والے وہی جنتوں میں معزز و مکرم ہوں گے۔

جناب الٰہی کے حضور مظفر و منصور ہونے اور معزز و مکرم کے قواعد میں ایک قاعدہ یہ بھی ہے زوجہ اور ملک یمین کے سوا اپنی ... شرم گاہوں کو محفوظ رکھنا ضروری ہے اور اس کی حد بندی سے جو بڑہا اس نے خلاف ورزی کی اور الٰہی حد توڑ دی۔

اب متعہ والی عورت کو دیکھنا چاہئیے کہ زوجہ ہے بی بی ہے یا ملک یمین سے ہے اگر یہ متعہ کی عورت زوجہ ہے تو چاہیئے کہ زوجیت کے لوازم اس کے ساتھہ ہوں دیکھو فقرہ ۱

متعہ والی اگر زوجہ ہے تو ...... ورثہ و طلاق و عدت۔ نفقہ و لباس وغیرہ لوازم زوجیت اس کے لئے ثابت ہوتے۔ اور اگر ملک یمین کے نیچے ہو تو ...... چاہیئے کہ اس متعہ والی کو لوازم ملکیت بیع۔ ہبہ۔ عتق۔ کتابت اور تدبیر ثابت ہوں اور فرماتا ہے۔ کہ

فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم۔ کیا معنے اگر منکوحہ بی بیوں میں عدل و انصاف نہ کرسکو تو ایک ہی بی بی نکاح میں رکھو یا مملوکہ پر کفایت کرو۔ یہاں حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے بی بی اور ملک یمین دو چیزوں کو رکھا ہے اور متوعہ کا ذکر ترک فرمایا اور فرماتا ہے۔ ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنٰت المؤمنٰت فمن ما ملکت ...... الیٰ۔ ذٰلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم۔ دیکھو کیسے صاف صاف ارشاد میں اگر تم کو منکوحہ بی بی کا موقع نہ ملے۔ اور تم کو استطاعت نکاح نہیں تو مملوکہ کو اس اہل کے اذن سے لو۔ اگر تمتع بالنساء جائز ہوتا تو ارشاد فرماتا کہ متعۃ النساء سے کام لو۔ دیکھو تو ان تمام آیات کریمہ میں دو ہی طریق کا بیان فرمایا ہے ایک منکوحہ بی بی زوجہ اور دوسری مملوکہ۔

احادیث سے متعۃ النساء۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر حدثنا ابی حدثنا عبد العزیز بن عمر۔ حدثنا الربیع بن سبرۃ الجھنی ان اباہ حدثہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء ان اللہ قد حرم ذٰلک الیٰ یوم القیامۃ۔ فمن کان عندہ منھن شیئ فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اٰتیتموھن شیئا۔ صفحہ ۴۵۱ صحیح مسلم۔ مع النووی۔

حدثنا مالک بن اسماعیل۔ قال حدثنا ابن عیینۃ انہ سمع الزھری۔ یقول اخبرنی الحسن بن محمد بن علی واخوہ عبد اللہ عن ابیھما ان علیا قال لابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المتعۃ وعن لحوم الحمر الاھلیۃ زمن خیبر۔ بخاری جزو ۲۱ صفحہ ۵۹۔ وعن سفیان نھی عن نکاح المتعۃ۔ فتح الباری جزو ۲۱ صفحہ ۵۹۔

تردید متعۃ النساء کے لئے وجدانی دلیل۔ ہر ایک شریف الطبع بھلا انس۔ شریف قوم کا امیر آدمی اپنی جگہ سمجھے۔ کہ متعۃ النساء آخر عورتوں کے ساتھہ ہوگا اگر شرعاً متعۃ النساء جائز بلکہ کار ثواب ہے تو آخر بدون عورت کے نہ ہوگا پھر ایک آدمی کسی کی بہو۔ بیٹی۔ بہن سے نکاح میعادی کرسکتا ہے اور کرتا ہے تو اس کی اپنی بہن۔ بیٹی۔ بہو۔ اماں بھی کرسکتی ہے اور کرتی ہے اور نکاح میں تو اظہار ہوتا ہے اخفا نہیں ہوتا پھر یہ بڑے شریف کیا مجالس میں کہہ سکتے ہیں کہ ہماری اماں اور بہنوں اور بیٹیوں نے اپنے متعے کئے ہیں میں اپنے وجدان پر اس کو لاجواب دلیل جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے مجالس میں جیسے ازدواج و تزویج صریح مبارک یقین کی گئی ہے ایسے متعہ کے متعلق عورتیں اور شرط کی عورتیں اس مبارکباد کو برداشت نہ کریں

احادیث صحیحہ اور آیات کریمہ کے سمجھنے میں جو قائلین متعہ کو غلطیاں لگی ہیں

اول بعض احادیث میں متعۃ الحج کا ذکر آیا ہے اور جو صحابہ کرام عمرہ اور حج کرتے دونوں مناسک کی تمتع کہتے تھے جیسے جابر بن عبد اللہ اپنے حالات میں لکھتا ہے کہ جب میں عمرہ کرنے لگا۔ تو کسی نے مجھے روکا تو میں نے اسے استمتعنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر سنایا لفظ استمتعنا کو سنکر خواہش پرستوں کو غور کا موقع نہ ملا۔

جہت متعۃ النساء اس کے معنے کر دئے شہوت پرستی میں حبک الشی یعمی ویصم دوم عبد اللہ بن مسعود و ابو سلمہ بن الاکوع سے احادیث میں چند روایات ہیں۔ جن کے الفاظ میں صریح ہیں کن نستمتع بالثوب الی اجل۔ ہم ایک کپڑا مہر کر میعادی نکاح یا جماع کر لیتے۔ اس میں صحابی اپنے ایک فعل کا ذکر کرتا ہے۔ جیسے وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم شراب پی لیا کرتے تھے یا بت پرستی کر لیا کرتے تھے یا نبی کریم کا مقابلہ ہم نے کیا پھر یہ فعل بمقابلہ ان اللہ قد حرم ذٰلک کے کیا ہستی رکھتا ہے۔

سوم سلمۃ بن الاکوع کہتا ہے ایک منادی نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آیا اس نے کہا۔ اذن لکم ان تستمتعوا۔ اس روائت میں رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام اوطاس فی المتعۃ ثلاثا ثم نھی عنھا۔ ہم کہتے ہیں کہ عام اوطاس مکہ معظمہ میں بھی

کہا یہ یون ہین کہ سطحی خیالات لوگون کو معلوم ہی نہیں ہوتا۔ اور اس سے متاثر ہوجاتے ہین۔ شیخصاحب کو مبارکباد دی جاتی ہے کہ وہ اپنے فرض کو نہایت عمدگی سے ادا کر گئے لیکن اس بات مین جو بظاہر موضوع کتاب ہے کہان تک کامیاب ہوئے وہ مفصلہ ذیل ریویو سے جس کے لئے مولوی فضل دین صاحب کی مہربانی کا بہت شکرگزار ہون معلوم ہوگا۔

شہادۃ الفرقان علیٰ جمع القرآن پر ہمارا ریویو

یہ رسالہ جو تالیف کردہ جناب شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل گجرات ہے اپریل ۱۹۰۸ء مین شائع ہوا اور شیخ عتیق احمد سوداگر گجرات سے ۸ر قیمت پر فروخت ہوتا ہے میری نظر سے گذرا۔ اس رسالہ کے متعلق جو کچھ میری رائے ہے وہ آگے ظاہر ہوگی پر رسالہ کو پڑھ کر اس امر کا اعتراف ضروری ہے۔ کہ لائق مصنف نے جس محنت سے اس کو تیار کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ شیخصاحب کے اس رسالے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چکڑالوی خیالات کے پیرو ہین یہی وجہ ہے کہ انہون نے جابجا احادیث نبویہ پر ناجائز حملہ کیا ہے۔ اور یہی باعث ہو کہ میرے ریویو مین بھی ان کے خیالات کا اندازہ ہوگا۔ شیخصاحب نے مضامین رسالہ کو ۱۳ حصون مین منقسم کیا ہے مین نے جہان تک کتاب کے موضوع کو مدنظر رکھ کر پڑھا ہے مین شیخصاحب کے خیالات سے اتفاق نہین کرسکتا کہ انہون نے اصل مدعا کو اپنے دعوی کے مطابق کتاب اللہ سے ثابت ہی کردیا ہے۔

ابتدا مین مولف نے کتاب اللہ سے اس امر کے ثابت کرنے کی بہت بڑی کوشش کی ہے کہ قرآن مجید آنحضرتؐ کے عہد مین کتابی صورت مین موجود تہا ہمین اس صحیح اعتقاد سے تو اختلاف نہین مگر افسوس ہے کہ مولف نے اپنے مسلک کے مطابق جو کچھ اس مدعا کے اثبات مین کتاب اللہ سے بطور دلیل پیش کیا ہے اس سے ثابت نہین ہوتا۔

اس کے علاوہ شیخصاحب کے رسالے مین یہ کمی رہ گئی ہے کہ اس تحریر سے اس اصل اعتراض کا رد بہی نہین ہوسکتا جس کی وجہ سے اس امر کے ثابت کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے کہ آنحضرتؐ کے عہد مبارک مین قرآن کریم کتابی صورت مین موجود تہا اگر شیخ صاحب کے رسالہ کی تحریر کو بلاچون وچرا مان ہی لیا جاوے تو بہی زیادہ سے زیادہ اگر اس سے ثابت ہوتا ہے۔ تو صرف یہ کہ عہد نبوی مین قرآن مجید کتابی صورت مین تہا۔ مگر چکڑالوی اصول کے لحاظ سے باوجود اس بات کے ثابت ہوجانے کے بہی اس مین اس سوال کا جواب نہین آتا۔ کہ کیا یہ قرآن مجید اسی صورت مین بلا تبدیل وتغیر چلا آتا ہے۔ جس طرح کہ آنحضرتؐ پر اترا تہا اور یہی وہ سوال ہے جسکی وجہ سے شیخ صاحب نے کتاب اللہ کے کتابی صورت مین عہد نبوی مین موجود ہونے کے اثبات کی کوشش کی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ مولف کے اعتقاد کے بموجب جو اسلامی احادیث کے سارے ذخیرے کو جہوٹ کا مجموعہ یقین کرتے ہین عقل اس بات کا یقین نہین دلاسکتی کہ موجودہ مجموعہ وہی ہے جو آنحضرتؐ پر کتاب اللہ کی صورت مین اترا تہا خواہ اس امر کو تسلیم بہی کرلیا جاوے۔ کہ آنحضرتؐ کے عہد مین کتابی صورت مین تیار ہوگیا تہا گو یہ امر بہی مولف کے رسالے سے ثبوت کو نہین پہونچا کیونکہ مولف اس امر کا اعتقاد رکھتا ہے کہ آنحضرتؐ کے قریب ہی زمانے مین ایسے حالات پیدا ہوگئے تہے کہ ائمہ اسلام جو کہ کتاب اللہ کے ہم تک پہونچنے مین اولین ذریعہ مین دہوکہ باز اسلام کے دشمنون کے پنجہ خدع مین پہنس گئے تہے اور انہون نے ان کو اشاعت باطل کا ایسا ذریعہ بنایا کہ ہزارون ہزار وضعی احادیث مسلمانون مین ان کے ذریعے سے ایسے طور پر داخل کردین کہ مسلمانون کے تمام اہم توجہات اس وقت مین ان جہوٹے انبارون پر مبذول ہو گئے اور یہ لوگ دانش وتمیز سے ایسے خالی نکلے کہ باوجود اس کثیر تعداد کے دشمنون کے مکر سے جو اسلام کی بیخکنی کے لئے کر رہے تہے آگاہ نہ ہوئے انہی کی غلطیون کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلام مین قرآن مجید کے سوا آج تک باطل مجموعہ کو جو احادیث کے نام سے مشہور ہے مسلمان مانتے چلے آئے ہین۔ مین کہتا ہون۔ کہ جب ان اولین ائمہ کا جو قرآن کریم کے ہم تک پہونچنے مین اول الوسائط ہین یہ حال تہا تو فرمایئے قرآن مجید کے تغیر وتبدیل کے متعلق کیا کچھ کوششین ان نابکارون نے نہ کی ہونگی اور عقل کس طرح باور کرسکتی ہے کہ وہ باخبر ائمہ اس دہوکہ مین نہ آئے ہون۔ شیخصاحب ہمین کوئی ایسا امن کا طریق بتایئے کہ جس سے قطعی طور پر یہ اطمینان ہوسکے۔ کہ درحقیقت یہ قرآن شریف وہی مجموعہ کتاب اللہ ہے اور احادیث کی طرح اس مین کسی قسم کا دہوکہ نہین دیا گیا یہ امر سوچنے کے قابل ہے کہ اگر یہ ائمہ درحقیقت ایسے ہی تہے تو یہ بات قرین قیاس اور اقرب الی العقل ہے کہ ان کو کتاب اللہ مین دہوکہ دینے والون نے دہوکہ دیا ہے۔ شیخصاحب کو قرآن کے متعلق لفظ کتاب کے باربار استعمال سے مغالطہ ہوا ہے اس لئے اپنے مدعا پر اسی ایک ہی دلیل کو مختلف پیرایون مین لائے ہین اور کہا ہے "جو کتاب اپنے اجزا کی جامع نہ ہو اس پر فی الحقیقت کبہی کتاب کا اطلاق نہین ہوسکتا صفحہ ۸"

چونکہ قرآن کریم پر متعدد مقامات مین کتاب کا لفظ بولا گیا ہے اسلئے جمع اور کتابت کا مسئلہ ثابت ہوگیا مگر مین عرض کرونگا کہ قرآن مجید پر کتاب کا لفظ کب سے اطلاق پانا شروع ہوا اگر کتاب کا لفظ قرآن مجید پر اس وقت بہی بولا جاتا تہا جبکہ ابہی مکمل مجموعہ کی صورت مین تیار نہ ہوا تہا تو ظاہر ہے کہ لفظ کتاب کے اطلاق سے جو استدلال شیخصاحب نے کیا ہے وہ درست نہین اور اگر لفظ کتاب کا اطلاق جزو کتاب پر تسلیم کیا جاوے تو اس صورت مین شیخصاحب کے مدعا کا بدیہی البطلان ہونا بالکل ہی ظاہر ہے غرض یہ کہ کتاب کے لفظ کا اطلاق اس بات کو مستلزم نہین کہ کوئی مجموعہ مکتوب ہی ہو تو اس پر کتاب کا لفظ بولا جائے پہر کتاب کے متعدد معانی ہے جو "ما اثبت علی بنی آدم العزیز الحکیم القدر۔ الدواۃ ما یکتب فیہ" وغیرہ ہین اور قرآن مجید مین قریباً سب آئے ہین ان آیات مین ایک ہی معنے متعین کرنے کی کوئی دلیل بہی چاہیئے تہی۔

اتل ما اوحی الیک من کتاب ربک سے من کتاب ربک کو اتل سے متعلق بنا کر یہ مراد لینا کہ پہلے کلمات وحی کو لکھ لیا جاتا تہا اور اس کے بعد وحی مکتوب کی تبلیغ کی جاتی تہی قرآن کریم کی آیات ذیل سے صحیح معلوم نہین ہوتا ہے۔ جہان فرمایا ہے۔ حمٓ۔ والکتاب المبین انا جعلناہ قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون فی اُمّ الکتاب لدینا لعلی حکیم اس آیت سے ظاہر ہے کہ پہلی آیت مین من کتاب ربک سے مراد وہی اُم الکتاب لدینا ہے جس کو یہان پر من کتاب ربک فرمایا ہے اور اسی کو دوسری جگہ لدینا کتاب ینطق بالحق فرمایا ہے اور فرمایا ہے انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون۔ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ مدعا یہ ہے کہ اتل ما اوحی الیک من کتاب ربک مین جار ومجرور کا متعلق اتل نہین بلکہ اوحی ہے۔ شیخصاحب نے قرآن کریم اور کتاب مکنون اور قرآن مجید اور لوح محفوظ کو ایک قرار دیتے وقت فی لوح محفوظ اور فی کتاب مکنون کو نظرانداز فرمایا ہے فصل پنجم مین آیت انہا تذکرۃ فمن شاء ذکرہ فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطہرۃ۔ بایدی سفرۃ کرام بررۃ سے عہد نبوی مین قرآن کریم کے لئے شیخصاحب نے کاتبان وحی کا ہونا ثابت کیا ہے یہان پر مناسب تہا کہ شیخصاحب اپنے اصول مسلمہ صفحہ ۸۷ "کہ قرآن مجید اپنی تفسیر خود کرے۔ ایک مجمل آیت کی دوسری آیت تفصیل کرے ایک مقام کے مختلف مقامات کو دوسرا مقام رفع کرے" کے رو سے کوئی ایسی قرآنی آیت اس آیت کی تفسیر کے متعلق لکھدیتے کہ جس سے شیخصاحب کا مدعا بصفائی ثابت ہوجاتا اور دوسرا یہ احتمال جس کو متقدمین نے اختیار کیا ہے کہ اس سے مراد ملائکۃ المقربین دور ہوجاتا مگر تعجب ہے کہ آپ اتنے بڑے اہم امر کے اثبات مین منکر کے سامنے ایک بعید احتمال پیش کرکے خصم پر حجت قائم کرنا چاہتے ہین ہان آپنے یہ بہی لکہا ہے کہ بررہ کا واحد بَر ہے۔ اور جو تعریف رکوع لیس البر ان میں بَر کی گئی ہے وہ نوع انسان ہی پر لگ سکتی ہے اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ پیش کردہ آیت کرام بررہ مین ملائکہ مراد نہین بلکہ کاتبان وحی ہی مراد ہوسکتے ہین اس مین اول تو شیخصاحب نے بررہ کا واحد بَر قرار دیا ہے حالانکہ واحد بار ہے اور پہر ابرار اور بررہ کا واحد ایک سمجھ لیا حالانکہ ابرار کا واحد بَر بالفتح ہے جیسے آیا ہے۔ انہ ھو البر الرحیم

آپ نے اجازت دی۔ اور یہ فتح مکہ بعد غزوہ اوطاس کے ہے۔ مگر انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام جب تک کوئی حکم الٰہی نہ آوے کسی کو کسی فعل سے نہیں روکتے۔ یہ سب رخصتیں اور اذن اور خاموشیاں۔ انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء۔ ان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ آ کے ہبآء منثورا و ہول کے ذرات کی طرح اڑ گئیں اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل۔ کسی معقل آدمی نے ایک نہر بنائی اس پر ایک قدرتی نہر الٰہی عرب میں مثل ہو گئی معقل کی نہر الٰہی نہر کے آنے سے تباہ ہو گئی۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ کا بیان اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں کیسے صفائی ہوتی ہے اور کسی طرح قطعاً اختلاف نہیں ہوتا کیا دنیا کر پردہ پر کوئی مرفوع متصل حدیث ہے جس میں کہا ہو۔ قال رسول اللہ اذن اللہ لکم فی متعۃ النساء نہیں اور ہرگز نہیں اور ہرگز نہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

قرآن کریم کے فہم میں متعۃ النساء تجویز کرنیوالوں کی غلطی کہتے ہیں فاستمتعتم بہ منہن تو ہن اجورہن سے صاف متعۃ النساء ثابت ہوتا ہے۔ سو عرض ہے کہ بیان حرمت علیکم امہاتکم الخ میں محرمات جن سے نکاح منع ہے ان کا بیان۔ پھر احل لکم ما وراء ذالکم سے جو حلال نکاح ہے اس کا بیان ہے پھر یہاں فرمایا ہے کہ اگر ان کر تم نے فائدہ اٹھا لیا تو پورا مہر ان کا دینا لازم ہے یہاں دنیا کے کسی قرآن میں میعادی نکاح کا ذکر نہیں۔ نیز منکوحات پر اس کلام کا کلمہ فا کے ذریعہ ربط لگا دیا ہے۔ سابق نے متعۃ النساء کا خیال دفع فرمایا اور لاحق نے من لم یستطع منکم طولاً متعۃ النساء میعادی نکاح کا قلع قمع کر دیا۔

علاوہ بریں قرآن کریم اور ہمارے نبی رؤف رحیم نے متعۃ النساء کے احکام سے کلیتہً سکوت فرمادیا۔ متعۃ النساء کے مجوز ذرہ بتائیں۔ تو سہی کہ اس متعہ کے باعث ایک سیاح اپنی لڑکی اور بہن بلکہ اپنی ماں سے متعہ کر سکتا ہے اور اختلاط نسب کا یہ متعہ موجب ہے اور متعی اولاد کی پرورش کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے؟ ذرا آپ سوچیں چین بلکہ ایران گئے وہاں ایک نطفہ چھوڑ آئے۔ سولہ برس کے بعد صاحبزادہ صاحب ایران گئے وہاں بہن صاحبہ متعہ کے لئے تیار پائی۔ یا وہ عورت ہندوستان آئی۔ اور اس نے آتے ہی اپنے بھائی یا باوا سے متعہ کر لیا فرمایئے وہ انتظام محرمات خاک میں مل گیا یا نہیں ایک بار مجھے ایک شیعہ قائل بالمتعہ سے گفتگو کا اتفاق ہوا تو اس نے مجھے کہا۔ کہ فما استمتعتم کے صاف اور صریح لفظ کو آپ کیوں چھوڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ قرآن میں آپ کے معنے والا متعہ نہیں آیا اس لئے میں معذور ہوں کہ آپ کے معنے لوں ذرا آپ قرآنی استمتاع کے الفاظ پر غور کریں ربنا استمتع بعضنا ببعض وبلغنا اجلنا الذی اجلت لنا میں آپ کیا فرمائینگے اس پر خاموش ہو رہے بات آگے نہ بڑھی۔ پھر میں نے کہا۔ فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج میں آپ کیا کہیں گے آپ ہی قرآنی استمتاع پر غور کریں

نتیجۂ فکر محمد ظہور الدین صاحب اکمل

چکڑالوی تحریک

اکل لہٗ قانتون کے معنے جیسے میں بعض لوگوں کو موجودہ اختلاف مذاہب پر نظر کرنے کے وقت پیش آتی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے تو ذرہ ذرہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری طوعاً او کرہاً کر رہا ہے اسی طرح تمام مذاہب دراصل اسلام کی خدمت کر رہے ہیں جب کبھی اختلاف اس حد تک پہونچ جاتا ہے کہ اس کے نتائج اسلام کے حق میں اچھے ہوں تو خدا تعالیٰ اپنے ایک مقدس کو بھیجتا ہے جو لوگوں کو ایک کلمہ پر جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے نادان اپنی طرف سے اس کی مخالفت کا دم بھرتے ہیں مگر دراصل اس کی امداد کرتے ہیں ہمارے امامؑ فرمایا کرتے تھے یہ لوگ جو مخالفت کسی اصول کی بناء پر نہیں کرتے ہمارے لئے کھاد کا کام دے رہے ہیں ایسا ہی جب قرآن مجید (جو خدا تعالیٰ کی آخری مکمل کتاب ہے) کی طرف سے توجہ کم ہوئی اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ غیر مسلم تو کجا خود مسلمانوں میں ایک فریق محض احادیث کو قبلۂ توجہ بنا بیٹھا یہاں تک کہ انہوں نے کہدیا السنۃ قاضیۃ علی القرآن۔ اور ایک فریق نے فقہ کو اپنا کعبۂ مقصود تجویز کیا یہاں تک کہ کسی مسئلہ کی تحقیق میں خدا اور اس کے رسول کا نام نہیں بس یہ دیکھا جاتا ہے فتاویٰ قاضی خان میں کیا لکھا ہے اور عالمگیریہ کیا کہتا ہے تو ایک طرف خدا نے اپنا برگزیدہ خاتم الخلفاء مبعوث فرمایا۔ جس نے قرآن شریف کی طرف بہت توجہ منعطف کرائی دوسری طرف ان خیالات کے کئی آدمی پیدا کر دیئے انہیں سے ایک چکڑالوی صاحب بھی ہیں۔ جو فرقہ اہل قرآن کے بانی ہیں آپ اگرچہ سلسلہ احمدیہ کے سخت معاندہ ہیں مگر اس بات کے بہت پکے ہیں کہ قرآن مجید ہی ایک کامل و مکمل کتاب ہے۔ چونکہ آپ نے اس میں افراط کی راہ اختیار کی اس لئے قدم قدم پر ٹھوکر کھائی جب بعض احکام شرعی کو اپنی قلت نظر سے قرآنی آیات میں نہ دیکھ سکے (اور یہ نہ سمجھا۔ کہ جن باتوں تک میری نظر پہونچتی ہے میرے غیر کی نہیں پہونچتی اسی طرح ممکن ہے بعض احکام قرآن شریف میں ہوں جنہیں نبی کریم نے استنباط کر لیا اور میں نہیں سمجھ سکا) تو صاف انکار ہی کر دیا نبی کریم صلعم کی حکومت کا جوا تو اپنے کندھے پر نہ رکھا مگر اپنی نفسانی ہوا کی غیر محدود حکومت قبول کر لی اسی واسطے میں نے شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل گجرات سے جب سنا کہ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی نے جو نماز قرآنی بتائی ہے وہ صحیح نہیں تو کہا کہ جب چکڑالوی صاحب کچھ فرماتے ہیں آپ نے کچھ آپ کچھ آپ کے شاہ صاحب کچھ تو پھر اس بات کا مابہ الامتیاز کہ صحیح معنے یہی ہیں کیا ہے؟ آدمی تھے زیرک ہنس کر کہنے لگے آپ مجھے کسی مامور من اللہ کی دعوت قبول کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ جو کچھ آپ سمجھ لیں۔ اس بات کا اطمینان ہونا چاہیئے۔ کہ یہی معنے صحیح ہیں اس پر آپ نے کہا کہ مشکل یہ ہے کہ مسلمان اپنے رسم و رواج الف و عادت۔ آباء و اجداد کے خیالات سے کچھ ایسے متاثر ہیں کہ وہ صحیح معنے کر ہی نہیں سکتے مولوی عبد اللہ نے بھی جو نماز بتائی ہے اس میں بھی بہت کچھ ان کے پچھلے مقلدانہ خیالات کا اثر ہے پس میں تو ایک بہن سے مشورہ کر لیا کرتا ہوں۔ خیر قرآن مجید کی تفسیر کی مشکلات سے ایک بہن کے ذریعے نجات پانا بھی ایک عطائی نسخہ ہمیں معلوم ہو گیا اس کے بعد میں نے کہا کیا آپ اپنے فہم پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فہم کو ترجیح دیتے ہیں یا نہیں۔ کہا کیوں نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ علم تاریخ کی وقعت بھی آپ کے نزدیک ہے یا نہیں کہا کیوں نہیں مگر آدمی تھے فہیم میرے ان دونوں سوالوں کے منشار کو سمجھ گئے (کہ جب یہ ان اصولوں کے مطابق جن سے ایک تاریخی واقعہ صحیح تسلیم کیا جاتا ہے۔ نماز وغیرہ کی نسبت ثابت کر دیگا کہ آجکل مسلمان جس طرح نماز پڑھتے ہیں یہی وہ نماز ہے جو حضرت نبی اکریم اور ان کے صحابہ کرام پڑھتے تھے تو نادم ہونا پڑیگا) اس لئے کہا کہ قرآن کے مقابلے میں نہیں میں نے کہا خوب اگویا.. قرآن شریف علوم حقہ کا دشمن ہے پھر مجھے کہا کہ قرآن شریف کافی ہے میں نے کہا کہ تیرہ سو برس کا تجربہ اس پر گواہ ہے اس وقت جو مسلمانوں کی حالت ہے وہی اس کی تائید کر رہی ہے میرا مطلب پا گئے اور کہا۔ کہ آپ قرآن کے ساتھ ایک مزکی کی ضرورت بھی منواتے ہیں میں نے کہا میں تو نہیں کہتا خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یتلوا علیہم آیاتہٖ ویزکیہم میرے خیال میں۔ میں شیخ صاحب اور ان کے ہمخیال بزرگوں سے آپ کو کافی انٹروڈیوس کرا چکا ہوں۔ آپ نے ایک کتاب (شہادت الفرقان علے جمع القرآن) لکھی ہے۔

کتاب بظاہر تو قرآن کے جمع۔ ترتیب حفاظت کا ثبوت قرآن سے دینے کے لئے لکھی گئی ہے۔ مگر صفحہ ۳۳ و ۳۴ کے یہ فقرے پڑھ کر "ان کتابوں کے سوا کوئی اور بیان زبانی ہو یا تحریری مذہبی حکمرانی کا حق نہیں رکھتا" خصوصاً ایسے بیانات جب سلسلہ روایت میں آ جاتے ہیں تو خیالات اور اہواء انسانی کے اختلاط سے پاک نہیں رہ سکتے اس واسطے قرآن شریف کے فیصلہ کے مطابق کبھی ان کو مذہبی حکومت کا لباس نہیں پہنایا جاتا۔

جناب خاتم النبیین کو بھی ایک کتاب عطا ہوئی ہے اور صرف وہی کتاب واجب الاتباع ہے مذہبی امور میں اس کتاب کے سوا کسی اور بیان کا اتباع منع ہے" یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ آپ نے اپنے مشن کی تبلیغ بھی بوجہ احسن کر دی ہے آجکل اس قسم کے مؤلف اعلےٰ طبقے میں شمار ہونے کے قابل ہیں جو باتوں باتوں میں اپنے مطلب کی خطرناک بات کو یوں کہہ

دوسرے کہ لیس البر ان تولوا وجوہکم ... ولکن البر من امن سے اسکے سوا اثبات مدعا مین اس آئت کے الفاظ مکرمۃ و مطھرۃ کے جو معنی علی القرطاس مرتب اور محفوظ کئے ہین زبان عرب مین ان کا وجود نہین کہ وہ تسلیم کئے ہین۔ تعجب ہے کہ تفسیر بالقرآن کے مفہوم مین ایک نئی لغت کا وضع کرنا بھی داخل سمجھا گیا ہے اس کے آخر مین مؤلف نے آئت قالوا اساطیر الاولین اکتتبہا فہی تملی علیہ بکرۃ واصیلا سے جو کفار کا قول ہے قرآن مجید کے مکتوب ہونے پر دلیل لاتے ہین اور لکھا ہے دیکھو کہ کفار نے باوجود سخت دشمنی کے صاف شہادت دی ہے کہ قرآن کریم آنحضرت کے پاس لکھا ہوا موجود تھا۔ پر تعجب ہے کہ معترضین کفار کے ایک بناء اعتراض کو جس کو قرآن شریف نے رد کیا ہے۔ مؤلف نے اثبات مدعا مین دلیل گردان لیا ہے۔

ترتیب۔ دوسرا مسئلہ جس پر اس رسالے مین بحث کی گئی ہے ترتیب کتاب اللہ کا مسئلہ ہے۔ جس کے ہم بھی قائل ہین مگر مؤلف نے جو کچھ اس دعوے کے اثبات مین بیان کیا ہے وہ بالکل ناکافی ہے لفظ تنزیل اور ترتیل کو جو قرآن مجید کی متعدد آیات مین مستعمل ہے یہ معنے ترتیب لگاکر ثابت کیا ہے کہ کتاب اللہ کی ترتیب عہد نبوی مین ہو چکی تھی آیات سے ثابت ہوتی ہے جیسے صفحہ ۵۰ پر لکھا ہے تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم۔ اس کتاب کی ترتیب اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے۔ اور صفحہ ۵۰ پر لکھا ہے کہ ترتیل کے معنے انت بین نیکو تالیف نمودن اور رتل الکلام ترتیلا کے معنے احسن تالیفہ ہین۔ اور صفحہ ۵۰ پر رتلناہ ترتیلا کے معنے کئے ہین ہم نے اس کو خاص ترتیب مین تالیف کیا۔ گرمایا گذارش کرتا ہون کہ جناب کو ترتیل اور تنزیل کے معنے سمجھنے مین دھوکہ ہوا ہے۔ لسان مین لکھا ہے۔ رتلناہ ترتیلا اے انزلناہ علی الترتیل۔ وہو ضد العجلۃ والتمکث۔ جیساکہ دوسری جگہ آیا ہے فرقناہ ...... علی مکث۔ عربی مین کلام مرتل کے معنے ہین۔ حسن تنسیقہ علی تؤدۃ۔ صفحہ ۵۰ پر رتل الکلام ترتیلا کے جو معنے آپنے احسن تالیفہ کئے ہین اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ نحوی اور صرفی لحاظ سے قرآن شریف کی ترتیب عمدہ ہے۔ حسن تالیف کا جو کلمہ علم فصاحت مین استعمال ہوتا ہے اسی معنے مین آتا ہے۔ رتل الکلام احسن تالیفہ وابانہ وتمہل فیہ سے ظاہر ہے کہ اس کے معنے واضح اور با تمہل کلام کرنے کے ہین پس جنھون نے ترتیل کے معنے ترتیب لکھے ہین۔ ان کا مطلب بھی تمہل سے کلام کرنا ہی ہے۔ اور اسی طرح تنزیل کے معنون مین جو ترتیب ہے اس سے مراد بھی بالتؤدۃ والتمہل گفتگو کرنا ہے نہ وہ مفہوم جو آپ مراد لے رہے ہین۔

مسئلہ ترتیب کے لئے آخر مین مؤلف نے آئت ولقد وصلنا لہم القول لعلہم یتذکرون لکھی ہے اور وصلنا کے معنے ہم نے قرآن مجید کو ترتیب دیا ہے۔ اس جگہ بھی وہی معنے کی غلطی ہے لغت مین ہے۔ الوصل ضد الھجران زخرف کے ابتدا مین ایک آئت لکھی ہے۔ افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین منکرو کیا خیال کرتے ہو کہ تمہاری شرارتون کے باعث آئندہ کتاب اللہ کا خطاب تم سے نہ ہوگا اس مضمون کو آئت ولقد وصلنا لہم القول مین ادا کیا گیا ہے کہ یہ چھوڑے نہین گئے۔ بلکہ کلام الٰہی ان کی بھلائی کے لئے متواتر نازل ہو رہا ہے تاکہ یہ سمجھ جاوین۔

حفاظت۔ ظاہر ہے کہ حفاظت قرآن کے مسئلہ پر کسی مسلمان کو اگر شیخ صاحب کی طرح کسی کتاب یا رسالے کے بزور لکھنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے تو وہ حفاظت کتاب اللہ کے منکرون کا انکار ہے اور یہ بھی ... بدیہی ہے کہ صرف قرآن مجید کے اس قسم کی آیات کو پیش کر دینا جن مین حفاظت قرآن شریف کا الٰہی وعدہ ہے۔ جب تک واقعات سے یہ ثابت نہ کردین کہ وہ اسی طرح محفوظ اور معمول ہے گو مومنون کے لئے کتاب اللہ کے محفوظ ہونے مین باعث اطمینان ہو سکتی ہے مگر کسی منکر کے لئے ثبوت حفاظت کے لئے ایسا کہ اس کو ساکت نہین کر سکتا اس لئے ضروری طور پر ایسے شخص کے سامنے اس قسم کے دلائل پیش کرنے پڑین گے جن سے ایک منکر کے آگے دعوے کا اثبات ہو سکتا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہین۔ کہ قرآن مجید کی حفاظت کا اہتمام ایسے طور پر کیا گیا ہے کہ اس مین کسی وجہ سے اور بیرونی دخل نہین ہو سکتے اور یہ کہ قرآن مجید شریرون کے دست برد سے محفوظ ہے صفحہ ۴۸ لہذا اب ہمین یہ دیکھنا چاہئے کہ شیخ صاحب نے اس مدعا کے ثابت کرنے کے لئے کیا کچھ ارقام فرمایا ہے۔ لکھتے ہین اللہ تعالیٰ نے حفاظت کتاب اللہ کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات صادر فرمائی ہین۔

۱۔ انذار یحییٰ کا تمام آیات اللہ۔ ۲۔ یہ حکم کہ مسلمانون میں اعلیٰ الٰہی کتاب اللہ ہوتے رہین۔ ۳۔ سماعت قرآن شریف کا حکم ۴۔ قرآن مجید کے سیکھنے اور پڑھنے کا ارشاد۔ ۵۔ عالمان قرآن شریف کا اعزاز۔ ۶۔ جھوٹی روایات کی مذمت اور ان سے احتیاط کا حکم۔ ۷۔ مسلمانون کو کتاب اللہ کا وارث ٹھیرایا۔

مین ان سب باتون کو تسلیم کر کے عرض کرتا ہون کہ اگر یہ ہدایات آپکے نزدیک قرآن کریم کی حفاظت کا کامل ذریعہ ہین ان ہدایات کے موجود ہونے سے کتاب اللہ کی حفاظت کا یقین کیا جا سکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ باوجود ان ہدایات کے احادیث صحیح کی اندر بھی پائے جانے کے آپ ان پر اعتماد نہین کرتے غور فرمائیے! عالمان حدیث کے اعزاز کے متعلق فرمایا۔ من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہا۔ وکنت لہ یوم القیامۃ شافعا وشہیدا۔

غلط روایات سے حذر اور احتیاط کے متعلق فرمایا۔ من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فہو احد الکاذبین۔ لاتکذبوا علی فانہ من کذب علی فلیلج النار اور فرمایا من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار کفی بالمرء ان یحدث بکل ما سمع۔

مسلمانون کو وارث ٹھیرانے کے متعلق فرمایا۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ۔

سماعت احادیث کے متعلق فرمایا۔ نضر اللہ امرأ سمع مقالتی۔

تعلیم وتعلم کے متعلق فرمایا۔ تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فانی مقبوض۔

دعوت اور تبلیغ کے متعلق فرمایا۔ لیبلغ الشاہد الغائب فان الشاہد عسی ان یبلغ من ہو اوعی لہ منہ۔ من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل۔

کتمان کے متعلق فرمایا۔ من سئل عن علم فکتمہ الجم اللہ بلجام من نار یوم القیامۃ علاوہ اس کے اور بہت اسوہ ہین۔ جن سے احادیث کی حفاظت کے متعلق استدلال کیا جا سکتا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے ریویو آف ریلیجنز مین اس کے متعلق مفصل بحث کی ہے۔

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ و پٹی کشمیری لوئی وعینک ہیبل وکرسٹل جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب کرے فائدہ رہیگا۔ انشاء اللہ۔ شیخ غلام نبی بھٹی احمدی بازار کلان راولپنڈی وی پی یا قیمت پیشگی شرط ہے۔

راستی موجب رضائے خداست ٭ کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست

کشتہ جریان

جریان ایک ایسی بلا ناگہانی دشمن جانی ہے۔ کہ کل لذات زندگی اس کی وجہ سے جاتی رہتی ہین اس کے سبب جو بیماریاں پیدا ہوتی ہین وہ یہ ہین۔ مالیخولیا۔ نسیان۔ مراق۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا۔ بدن کا دبلا پن۔ نقصان شہوت وجماع۔ درد کمر۔ سر کا چکرانا۔ ہاتھ پاؤن کی سوزش۔ تنگیلی۔ ناامیدی۔ کسل۔ خوف وحشت۔ بے خوابی۔ آواز مین ضعف۔ بینائی کا کم ہونا۔ کانون مین آواز۔ قبض۔ ہضم کی خرابی وغیرہ وغیرہ۔ اس جانستان مرض کے لئے ہم نے ایک کشتہ بہت محنت وکوشش سے طیار کیا ہے جسکو بہت مریضون پر آزمایا ہے خدا کے فضل سے بہت مفید پایا۔ جو صاحب چاہین وہ ہم سے منگوا سکتے ہین۔ بلحاظ فوائد اور محنت کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ تو کہ ہر ایک فائدہ اٹھاسکے۔ قیمت ۱۲ عہ فی تولہ۔ جو آدمی غریب ہو اور خدا سے ڈر کر لکھیگا کہ مین غریب ہون اس کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ رعایت کی جاویگی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ الراقم۔ عبدالرحمٰن کاغانی احمدی۔ قادیان۔ شفاخانہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب۔

ھ کالفظ دلالت کر رہا ہے۔ خیال نہین فرمایا کیونکہ اصل تقدیر برھن امن۔

دفتر اخبار بدر سے خرید فرمائیں

شہادت القرآن - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات - وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت صرف ۶ر

سر الشہادتین - مصنفہ فاضل امروہی سید محمد احسن صاحب - مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی - سورہ یٰسین سے - قیمت ار

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کو گنہگار سمجھتے ہیں - قیمت ۸ر

غلامی - غلامی کے متعلق تمام اعتراضات کے جواب اور فیصلہ کن بحث - قیمت ۲ر

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف - عیسائیوں کے خلاف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۳ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ - قیمت ۲ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ - تصنیف حضرت امیر المومنین - قیمت ۲ر

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا حکیم نور الدین صاحب نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں - اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے

قیمت سرمہ قسم اول ۶ر - قسم دوم ۴ر - قسم سوم ۲ر

قیمت ممیرا قسم اول عہ - قسم دوم ۸ر -

المشتہر

(احمد نور - کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور)

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ اعلےٰ درجہ کی آہنی الماریوں - صندوقوں اور بمندوقچیوں کے بہت سے کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک و بد ہونے سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگایا کریں - انشاء اللہ تعالےٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا - نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور نمونہ و تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو - تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے -

علاوہ ازیں میری اپنی نگرانی میں صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جسمیں دیسی و انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے صابون تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے تصفیہ کریں اور فائدہ حاصل کریں -

المشتہر

حکیم محمد دین دروازہ دلیہ سنگھ - گوجرانوالہ -

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا مگر آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں - پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے - چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی - اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں - جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے - ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہے سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے - کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر جی - این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے - روح حیات رگ و ریشہ میں بجلی کی لہر دوڑا کر ہڈیوں کے گودے یانی سفوس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں - ہندوستان - انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور اعلےٰ ہوئے ڈاکٹروں - اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں - معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں - بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے - یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے - یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے - قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے - دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے - نامردی - ضعف باہ - ضعف مثانہ - جریان - سرعت - رقت - ضعف اعصاب - ضعف معدہ - ضعف دماغ - ضعف جگر - ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق کے ہے - جسمانی کمزوری - لاغری - بیرونقی - زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے - حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص اُن اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے بزدل کو جوانمرد - جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے - قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (عہ۸) - روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن نوافعہ سستی ہے - یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی - لاغری وغیرہ دور کر کے معزولہ طاقت بحال کر دیتا ہے - اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بناتا ہے اور پھر عمر بھر کسی اور دوا کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - قیمت فی شیشی روغن چار روپے چار آنہ (للعہ)

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیا گر پروپرائٹر شفا خانہ عام - لاہور سے طلب کریں +